اور ناگزیر حرام کو برداشت کیا جائے، اور بغاوت سے بچ کر ایسی معصیت کو مجبوراً گوارا کیا جائے جس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ وکالت کو آپ خود سمجھ چکے ہیں کہ یہ قانونِ الٰہی کے خلاف کھلی بغاوت ہے۔ اس کے مقابلہ میں اگر کسی دوسرے پیشہ میں کچھ حرام کی آمیزش ہو بھی تو بہر حال وہ بغاوت سے تو کم درجہ ہی کا گناہ ہے۔ تجارت، زراعت، صنعت و حرفت، مزدوری، پرائیویٹ فرموں کی ملازمتیں اور اسی قسم کے دوسرے پیشوں میں ایسی صورتیں بہم پہنچ سکتی ہیں جن کے اندر کم سے کم ناگزیر معصیت کی حد پر آدمی قائم رہ سکتا ہے اور وہ کم از کم اس درجہ میں تو حرام نہیں ہیں جس درجہ کی یہ وکیلانہ بغاوت حرام ہے۔

عالمانہ جاہلیت

"ایک عالم دین اور صاحب دل بزرگ خطبات اور سیاسی کشمکش (جلد ۳) پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ملازمتیں غیر اللہ کی اطاعت کی تعریف میں نہیں آتیں۔ یہ تو اپنی اور اپنے اہل ملک کی خدمت ہے۔ یہ صد درجہ غلط طریق کار ہے کہ خزائن ارض پر ہندو اور سکھ بطور حاکم مسلط ہوں اور مسلمان شودر کی حیثیت میں صرف مطالبہ گذار بن کر رہ جائیں، اور ملازمت کریں بھی تو اس کی آمدنی کو حرام سمجھ کر کھایا کریں۔ میں حیران ہوں کہ ان کو کیا جواب دوں۔"

جن صاحب کے اعتراض کا آپ نے ذکر کیا ہے اگر ان کے متعلق آپ یہ نہ لکھتے کہ وہ عالم دین اور صاحب دل ہیں تو ان کے اعتراضات کو پڑھ کر میں اس کے بالکل برعکس رائے قائم کرنے پر مجبور ہوتا اور صبر کر لیتا، لیکن اب آپ سے یہ معلوم کر کے کہ وہ ماشاء اللہ دل اور دین دونوں رکھتے ہیں، ان کے یہ خیالات میرے لیے سخت حیرت کے موجب ہیں۔ علم رکھنے والے لوگ جب اس قسم کی باتیں کریں تو ان سے کوسوں دور رہنا چاہیے۔ بہکے ہوئے جاہلوں کو سمجھایا جا سکتا ہے، مگر بہکے ہوئے عالموں کو سمجھانے کی کوشش فضول ہے۔ جو کچھ میں لکھ چکا ہوں اس سے زیادہ اور کچھ لکھنا میرے بس میں نہیں ہے، اور اگر اس کو پڑھ کر بھی ان